تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّہ فِی الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّہ

فتاوٰی رضویہ

تصنیف لطیف:۔ اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

ALAHAZRAT NETWORK

www.alahazratnetwork.org

مذکور کچھ مدت ہوئی کہ ان کے پانچ مکلب مجاہر بنام مہاجر وہاں رہے اور اپنے دام بچھانے چاہے، حال کھلتے ہی تعزیر پاکر نکالے گئے، جس پر ان کے ہمدردوں نے کہا کہ اہلِ حرمین نے مہاجروں کو نکال کر معاذ اللہ سواد الوجہ فی الدارین (دونوں جہان میں کالا چہرہ۔ ت) حاصل کیا حالانکہ علاوہ اور باتوں کے اُن سفیہان گستاخ نے یہ بھی نہ جانا کہ دار الاسلام سے دار الاسلام کو جانا ہجرت نہیں یہ صورت مجاورت ہے اور مجاورت خود مکروہ تحریمی مگر افراد اولیاء اللہ کے لئے، کما حققناہ بتوفیق اللہ تعالٰی فی العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ (اللہ کی توفیق سے ہم نے اس کی تحقیق اپنے فتاوٰی "العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ" میں کی ہے۔ ت) تو وہ جہال مدعیان فضل و کمال اس فعل میں بھی آثم تھے خصوصاً جبکہ وہاں جاکر اشاعتِ بدعات چاہی، اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ[1] — جو مکہ معظمہ میں براہِ ظلم کسی بے اعتدالی کا ارادہ کرے گا اُسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

اور یہ تو ابھی کی بات ہے کہ

ان کے امام العصر جنھیں یہ حضرات شیخ الکل فی الکل کہا کرتے ہیں بخوف مسلمانانِ عرب کمشنرانِ دہلی و بمبئی کی چٹھیاں لے کر حج کو گئے وہاں جو گزری اُنھیں سے پوچھ دیکھئے اگر ایمان سے کہیں ورنہ صدہا حاضرین و ناظرین موجود ہیں اور خود مکہ معظمہ کے چھپے ہوئے اشتہار شہروں شہروں شہرت پاچکے۔ غرض کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ ان کو تمام عمائد و علمائے عرب و حجاز سے سخت بغض و عداوت ہے اور طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن صحیح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: بغض العرب نفاق[2] (جو اہلِ عرب سے عداوت رکھے منافق ہے)

فسق چہارم پھر یہ عداوت منجر بہ سب و دشنام ہوتی ہے جس کی ایک نظیر ہم اوپر لکھ چکے اور بیہقی شعب الایمان میں حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من سب العرب فاولٰئك هم المشركون[3] — جو اہلِ عرب کو سب و شتم کریں وہ خاص مشرک ہیں۔

فسق پنجم مدینہ طیبہ کو جزیرۂ عرب پر جس قدر فضیلت ہے اُسی قدر ان کی عداوت و بدخواہی کو اہلِ مدینہ

---

[1] القرآن ۲۲/۲۵

[2] المعجم الکبیر حدیث ۱۱۳۱۲ مروی از عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ بیروت ۱۱/۱۴۶

[3] شعب الایمان فصل فی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم " دار الکتب العلمیۃ ۲/۲۳۱

کے ساتھ زیادت ہے اور حضور سید[58] عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

لا یکید اھل المدینۃ احد الا انماع کما ینماع الملح فی الماء[1]۔ اخرجہ الشیخان عن سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

کوئی شخص اہلِ مدینہ کے ساتھ بداندیشہ نہ کرے گا مگر یہ کہ ایسا گل جائے گا جیسے نمک پانی میں۔ اسے بخاری و مسلم نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

من اراد اھل المدینۃ بسوء اذابہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء[2]۔ اخرجہ احمد و مسلم و ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جو اہلِ مدینہ کے ساتھ کسی طرح کا بُرا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ اُسے ایسا گلا دے جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے۔ اسے امام احمد، مسلم اور ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

دوسری[59] حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

من آذی اھل المدینۃ آذاہ اللہ و علیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لایقبل منہ صرف ولا عدل[3]۔ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

جو مدینہ والوں کو ایذا دے اللہ اسے مصیبت میں ڈالے اور اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ نہ اسکا نفل قبول کرے نہ فرض۔ اسے طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔

اگر یہ حضرات ان امور سے انکار کریں تو کیا مضائقہ اُن سے کہئے تعالوا الیٰ کلمۃ سواء بیننا و بینکم[4] (ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں یکساں ہے۔ ت) ہم اور تم سب مل کر مہر کر دیں کہ مسائل مذہبی میں جو مسلک علمائے

---

[1] صحیح البخاری فضائل المدینۃ باب اثم من کاد اہل المدینۃ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲۵۲

[2] صحیح مسلم کتاب الحج باب تحریم ارادۃ اہل المدینۃ بسوء " نور محمد اصح المطابع کراچی ۱/ ۴۴۵

مسند احمد بن حنبل از مسند ابوہریرہ رضی اللہ عنہ " دار الفکر بیروت ۲/ ۳۵۷

[3] کنز العمال بحوالہ طبرانی عن ابن عمر فضائل المدینۃ و ماحولہا الخ حدیث ۳۴۸۳۶ " مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۲/ ۲۳۷

مجمع الزوائد باب فیمن اخاف اہل المدینۃ و ارادہم بسوء " دار الکتاب بیروت ۳/ ۳۰۷

الترغیب والترہیب الترہیب من اخافۃ اہل المدینۃ الخ " مصطفی البابی مصر ۲/ ۲۴۱

[4] القرآن ۳/ ۶۴

حرمین طیبین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کا ہے فریقین کو مقبول ہوگا اگر بے تکلف اس پر راضی ہوجائیں فبہا ورنہ جان لیجئے کہ یہ قطعاً اہلِ حرمین کے مخالف مذہب اور سُنّیانِ ہند وغیرہ کے مثل اُن پاک مبارک شہروں کے علماء کو بھی معاذ اللہ مشرک وگمراہ و بددین جانتے ہیں پھر عداوت و بدخواہی نہ ہونا کیا معنے، اور خود ان سے پُوچھنے کی حاجت کیا ہے علمائے حرمین حفظہم اللہ تعالٰی کے فتاوے ان صاحبوں کے رَد میں بکثرت موجود، انھیں سے حال کُھل جائے گا کہ مخالفانِ مذہب میں جیسا ایک دوسرے کو کہتا ہے دُوسرا بھی اُس کی نسبت وہی گمان رکھتا ہے، عداوت ہو خواہ محبت دونوں ہی طرف سے ہوتی ہے، جب وُہ اکابر ان کے عمائد کو لکھ چکے کہ:

اُولٰۤئِكَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۝[۱]

وُہ شیطان کے گروہ ہیں، بیشک شیطان ہی کا گروہ گھاٹے میں ہے۔ (ت)

تو کیونکر معقول کہ یہ اُن کے دشمن نہ ہوں، آخر نہ دیکھا کہ ان کے امام العصر نے امن و امان والی حرمین کو اپنے لیے محلِ خوف و خطر سمجھا اور کمشنر دہلی و بمبئی کی چٹھیوں کو سپر و لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

فسق ششم عداوتِ اولیائے کرام قدست اسرارہم، جس کی تفصیل کو دفتر درکار جس نے ان کے اصول و فروع پر نظر کی ہے وُہ خوب جانتا ہے کہ ان کی بنائے مذہب محبوبانِ خدا کے نہ ماننے اور اُن کی محبت و تعظیم کو جہاں تک بن پڑے گھٹانے مٹانے پر ہے یہاں تک کہ اُن کے بانی مذہب نے تصریح کردی کہ اللہ کو ماننے اور اس کے سوا کسی کو نہ ماننے انتہی۔ اور چُوڑھے چمار اور ناکارے لوگ تو نوکِ زبان پر ہے، خود حضور سید المحبوبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت صاف کہہ دیا کہ وہ بھی مر کر مٹی میں مل گئے،

اشد مقت اللہ علی کل من عادی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علی رسولہ و اٰلہ و بارك وسلم۔

سب سے زیادہ اللہ تعالٰی کی ناراضگی ہر اس شخص پر ہے جو اللہ تعالٰی کے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ و بارک وسلم کے ساتھ عداوت رکھے (ت)

اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۝[۲]

جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ کے رسول کو اُن کے لئے دُکھ کی مار ہے۔

اور فرماتا ہے:

---

[۱] القرآن ۵۸/ ۱۹

[۲] القرآن ۹/ ۶۱